تعلیم' نصابِ تعلیم اور نظامِ تعلیم کے اصول ومبادی اور اصولی مباحث' نیز تعلیم کے نام پر کی جانے والی سازشوں کے علاوہ موجودہ تعلیمی منظرنامہ' سیکولر نظامِ تعلیم اور درپیش جدید چیلنج زیر بحث آئے ہیں۔ معلم اعظمؐ کا اسوۂ حسنہ' مثالی نظامِ تعلیم' تعمیر معاشرہ میں استاد کا کردار اور جدید چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے اصولی رہنمائی دی گئی ہے' جب کہ خواتین اساتذہ کے خصوصی کردار پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ (حمید اللّٰہ ختک)

**لال مسجد کا لہو**، اصغرعبداللہ۔ ناشر: نگارشات پبلشرز' ۲۴-مزنگ روڈ' لاہور۔ فون: ۷۳۲۲۸۹۲۔ صفحات: ۱۵۲+۸۔ قیمت: ۱۲۰ روپے' مع اشاریہ۔

دسمبر ۱۹۹۲ء میں ہندو جنونیوں نے بابری مسجد کو شہید کیا' مگر اس المیے کے دوران کم از کم کوئی مسلمان اس مسجد میں موجود نہیں تھا۔ جولائی ۲۰۰۷ء کو لال مسجد اسلام آباد کو وحشیانہ فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا اور اس سے منسلک جامعہ حفصہ کی طالبات کو زمینی اور فضائی فائرنگ کے نتیجے میں کیمیاوی ہتھیاروں کی بارش سے جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ جامعہ کے منتظمین کے بقول ایک ہزار سے زائد مسلمان طالبات بھی شہید ہوگئیں۔ صدافسوس کہ یہ حادثہ مملکت خداداد پاکستان میں ہوا۔

اس سانحے کے اسباب' کردار اور نتائج پر بحث ہوتی رہے گی' اور اس کرب کی ٹیسیں مدتوں تک محسوس کی جاتی رہیں گی۔ زیرنظر کتاب کے فاضل مؤلف نے غیر جذباتی انداز میں مسئلے کے کرداروں کو بے نقاب کرنے اور جامعہ پر حملے کے 'جواز' کا مؤثر استدلال سے جواب دینے کی قابلِ ستایش کوشش کی ہے۔ ایک رخ تو وہ تھا جسے حکومتی حلقوں نے اشتہاروں اور کالموں کی صورت میں شائع کیا اور شب و روز ریڈیو' ٹی وی سے الاپا۔ اس یک رخی ابلاغی جارحیت کا ایک جگہ پر جواب بڑی حد تک کتاب کے باب 'تصویر کا دوسرا رخ' (ص ۱۷-۴۹) میں پیش کیا گیا ہے۔

کتاب میں مرزا محمد اسلم بیگ' پروفیسر خورشید احمد' سمیحہ راحیل قاضی' ڈاکٹر شاہد مسعود' مولانا زاہد الراشدی' مفتی محمد رفیع عثمانی' مولانا فضل الرحمٰن خلیل' مولانا عبدالعزیز' غازی عبدالرشید' چودھری شجاعت حسین اور جنرل پرویز مشرف کی تحریر و تقریر کے متعلقہ حصوں کو سلیقے سے پیش کیا گیا ہے۔ ایک انفرادیت شہید ہونے والی جامعہ حفصہ کی نایاب تصاویر ہیں۔ (س-م-خ)